سوال 1:-

ثقافت اور تہذیب اہم ہیں کیونکہ وہ معاشرے کی شناخت تشکیل دیتی ہیں، سماجی نظام کیلئے فریم ورک فراہم کرتی ہیں، اور مشترکہ اقدار رسم و رواج کے ذریعے فرد کی فلاح و بہبود کو فروغ دیتی ہیں۔ ثقافت و تہذیب سے کیا مراد ہے؟ اسلامی ثقافت کی خصوصیات بیان کریں۔

(1) تعارف: ثقافت اور تہذیب کسی بھی معاشرے کی اساس کی عکاسی کرتی ہیں یہ دو عنصر ہمہ گیر استعمال ہوتے ہیں ایسا معاشرہ جہاں ثقافت و تہذیب کے عناصر کالعدم ہوں وہ معاشرے کی بنیادی تعریف پر پورا نہیں اترتے۔ ہر معاشرہ کی ایک شناخت ہوتی ہے جو سماجی نظام کا ڈھانچہ تشکیل دیتی ہے۔ مشترکہ رسم و رواج معاشرے کی بقا کے باہمی کیلئے ایک ممتاز حیثیت رکھتے ہیں جس سے معاشرہ کی فلاح و بہبود کو فروغ میسر ہوتا ہے

(2) تہذیب و ثقافت کا مفہوم: تہذیب و ثقافت کو بیان کرنے کیلئے مختلف فلاسفرز نے بیشتر مفاہیم بتائے ہیں

ڈاکٹر طاہر حمید تنولی رقمطراز ہیں۔

"تہذیب کسی قوم کے ایسے اجتماعی فکر و عمل کا نام ہے جو واضح نظریاتی اساس پر قائم ہو اور ایک نصب العین کا حامل ہو اس نظریاتی اساس سے اس قوم کا نظام اقدار وجود میں آسکتا ہو اور خیر و شر کی واضح تمیز کرتا ہو" (اولیں معلوم)

تہذیب کا لفظ "ھذب" سے نکلا ہے جس کے معنی "شاخ تراشی کرنا"، "پاکیزہ کرنا" یا آراستہ کرنا کے ہیں

"المہذب" سے مراد "اخلاقی پاکیزگی" "شائستگی" ہے
"مہذب" سے مراد "عیب" سے پاک کلام یا
شعر ہے۔ (اولیس المعلوف)

تہذیب کا لفظ کسی قوم کے خدوخال، رسم و رواج، عقائد و افکار، رہن سہن، لباس، عادات، قانون، لباس، حکومت کا طرز عمل، عوامی نقطہ نظر، صنعت و حرفت، مذہب، سائنس، فلسفہ، تحقیق و تجدید، علوم و احیاء، نقش و عمل، آرٹ، معاشرت اور سیاست وغیرہ شامل ہیں۔

آکسفورڈ ڈکشنری کے مطابق:-

"تہذیب کا ماخذ لاطینی یا فارسی ہے جس کا مطلب "پھلنا پھولنا" یا کسی زمین سے نکل کر "وسعت" میں آنا ہے۔ اس لفظ کو اٹھارویں صدی میں فروغ ملا جو بعد میں زبان زد عام ہوا

(ii) ثقافت (Culture):

ثقافت کا لفظ عربی زبان سے ماخوذ ہے جس کا مطلب "ثقافہ" یعنی "کوشش کرنا" "پرورش پانا" یا رسم و رواج کے ہیں

ثقافت و تہذیب کے بارے ڈاکٹر وزیر آغا رقمطراز ہیں:-

"جب کوئی خطہ، زمین، پہاڑ، سمندر، جنگل ایک حصے سے ہٹ کر الگ ہوں جائیں تو اُسکی ایک علیحدہ شناخت کی نشوونما ہوتی ہے جیسے انفرادیت میں شمار کیا جائے تو کلچر کہیں گے۔ اسی طرح کوئی شہر اپنی انفرادیت کو وجود میں لانے میں کامیاب ہو جائے تو اُسے تمدن کہیں گے

جس لاہور کی تمدن "لاہوریت" مگر جب
تمدن، اپنی خصوصی سے باہر آکر چار
اطراف میں تہذیب اور زیادہ تر خطے کو اپنے
تصرف میں لے کر آجے تو اُسے تہذیب کا نام
دیں گے تہذیب جب اپنے ارتقائی عمل ر
سے اور چھوٹے چھوٹے خطوں کو ملا کر
وسیع و عریض کرۂ ارض کا احاطہ کرے تو
معاشرت کہلاتی ہے"

(فکر کے خدوخال)

(3) پس منظر اور مغربی تہذیب کا جائزہ تہذیب و ثقافت کو مدِنظر رکھتے ہوئے:

مغربی تہذیب و ثقافت کا آغاز فتح قسطنطنیہ (1453ء)
سے ہوتا ہے جس اصلاحِ مذہب اور نشاطِ ثانیہ
نے نہ صرف امریکہ بلکہ اپنے اطراف میں یورپ کو بھی
اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ 14ویں سے 15ویں صدی میں
جس اصلاحِ مذہب کی تحریکوں نے پروان چڑھا
وہ دور "عقلیت" کا دور تھا 16ویں سے 17ویں
صدی میں جن اصلاحِ مذہب کی تحریکوں نے
زور پکڑا کہ سب کو اپنی لپیٹ میں لے لیا انفرادی سطح سے
اجتماعی سطح پر کرۂ ارض میں بیشتر اقوام اسکو
اپنائے بغیر نہ رہ سکیں وہ دور "جدیدیت" کا
دور تھا جس نے تہذیب و ثقافت، رواج و رسم اور
تمدن و معاشرت پر اپنا گہرا اثر چھوڑا
19ویں سے 20ویں صدی کا دور "مابعد الجدیدیت"
کا دور تھا جس نے ایک نئی سوچ و فکر، سائنس و
فکر کے سوالات پیش کیے اور بہت سے فلسفیوں
کو اپنی عقل بروئے کار لانے پر مجبور کیا اقبال
نے بھی مغربی تہذیب و ثقافت کو جہاں ایک

طرف نصب النشانہ بنایا تو ہم کہیں مغربی سائنسی فکر
اور تحقیق کو سراہا بھی ہے

نہ مشرق سے ہو بیزار نہ مغرب سے حذر کر
فطرت کا یہ اشارہ ہے کہ ہر شب کو سحر کر

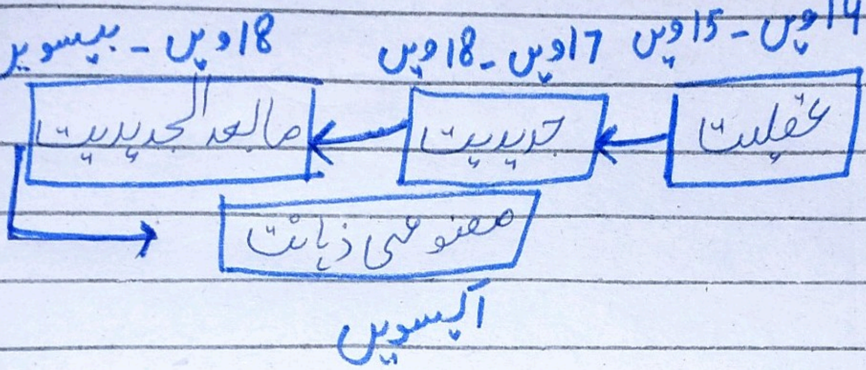

[مغربی تہذیب و ثقافت کے ارتقاء کا
فریم ورک]

4) اسلامی تہذیب و ثقافت کی خصوصیات:۔

مغربی تہذیب و تمدن کا ارتقاء ایک طرح سے اگر مشاہدہ کیا جائے تو Magna Carta 1215 (میگنا کارٹا) سے وجود میں آتا ہے جو کہ 13ویں صدی کا آغاز ہے اس کے بعد نشاطِ ثانیہ کی اصلاح مغرب کی تحریکیں اور پھر عقلیت، جدیدیت اور مابعد الجدیدیت کا دور سے مصنوعی ثقافت تک کا آغاز و ارتقاء کا لائحہ عمل دیکھنے کو ملتا ہے

اس کے برعکس اسلامی تہذیب و ثقافت کا آغاز "آدمؑ" سے ہی ہو جاتا ہے جس کی حتمی شکل آخری نبی الزمان کے احکامات قرآن و سنت، و ضوابط اور زندگی گزارنے کا ایک حتمی لائحہ عمل وجود میں آیا۔ مغربی تہذیب کی بنیاد جہاں مادیت

"ہے روحانی تہذیب و تمدن" اسلامی معاشرے کی
عکاسی کرتی ہے۔ اسلامی تہذیب و تمدن کی اساس
غیر مرئی ہے جو مادیت اور روحانیت کے امتزاج
کا خوبصورت توازن ہے اور جس کا ماخذ صرف ایک
مافوق الفطرت ذات ہو سکتی ہے۔ اسلامی تہذیب
تمدن ایک دل کی چیز ہے جو انسانیت، حقوق و
فرائض، ہوس پرستی سے پاک روحانی اقدار کا
مجموعہ ہے۔

جب ایک مسلمان **"لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ"**
کا اقرار کرتا ہے تو وہ اسلامی تہذیب و تمدن کے احاطے
میں آجاتا ہے۔ اللہ کی وحدانیت اور نبی آخری الزماں پر
ایمان اُسکو زندگی گزارنے کا ایک ایسا چارٹر دیتا
ہے جس سے اُسکو مادیت پرستی اور غیر انسانی و
اخلاقی قدروں سے نجات ملتی ہے

اقبال کے مطابق اسلامی تہذیب و تمدن:

بتان رنگ و خوں کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا
نہ تورانی رہے باقی نہ ایرانی نہ افغانی

اقبال کے مطابق:

"اسلامی تہذیب کی بنیاد وحدت، قرآن و
سنت پر عمل، جبکہ مغربی تہذیب مادیت
پرست ہے۔ اسلامی تہذیب حرکت پذیر
(Dynamic) ہے، جمود کی قائل نہیں، اسلامی
تہذیب نفسانی خواہشات، اختلاطِ مرد و زن،
جنس پرستی کی مخالفت اور اخلاقی قدروں کے
فروغ کا نام ہے"

The Reconstruction of Islam (علامہ اقبال)

5) اسلامی تہذیب کی خصوصیات:

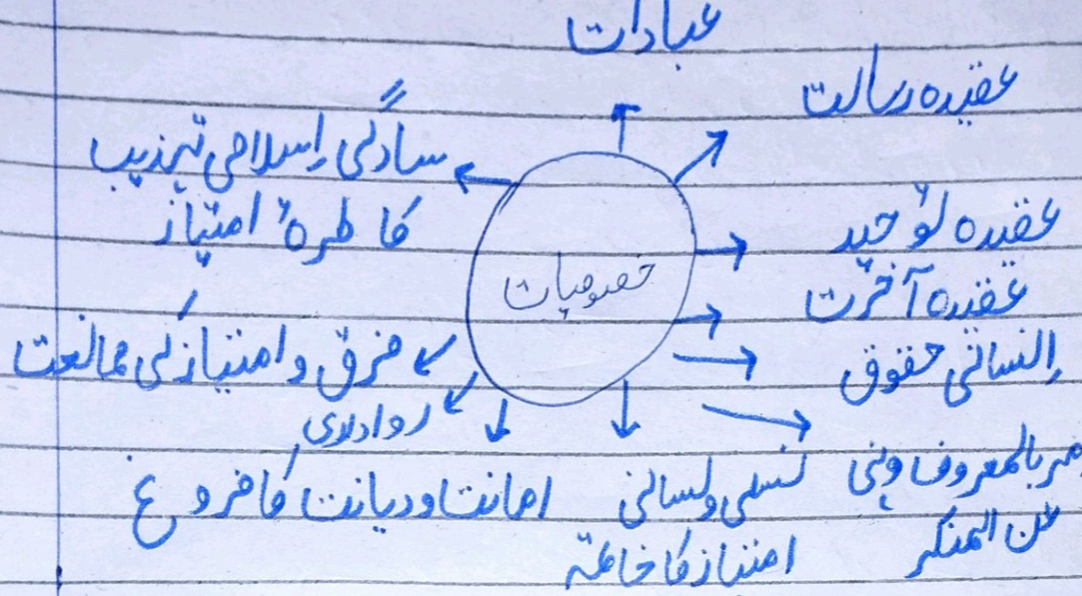

اسلامی تہذیب و تمدن کو ابتدا ہی سے ہی نمایاں مقام و مرتبہ حاصل ہے۔ اسلامی تہذیب و تمدن کی پہچان اور شناخت میں سب سے اہم تین عقائد ہیں۔

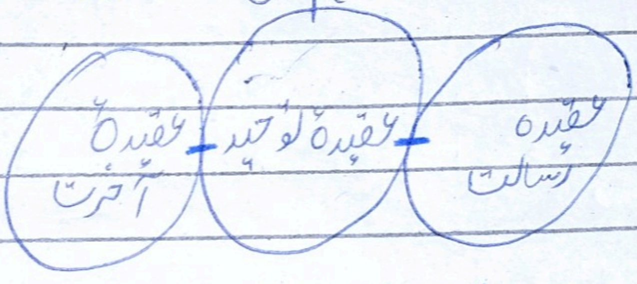

(1) عقیدہ توحید کا اقرار:

اسلامی تہذیب کی بنیاد عقیدہ توحید پر ہے جو کہ اسلامی تہذیب و ثقافت کی سب سے بڑی خصوصیت ہے

"فرما دیجئے کہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اسکی کوئی اولاد نہ وہ کسی کی اولاد ہے"

(الاخلاص 1-2)

مغربی تہذیب و ثقافت کے حامل افراد واحدنیت پر یقین نہیں رکھتے بلکہ مشرک کے حامی ہو کر شیطان کی پیروی کرتے ہیں

2: عقیدہ رسالت کا جامع تصور:

اسلامی تہذیب میں عقیدہ آخرت کو "حیثیت ثانیہ" کا عقیدہ حاصل ہے جس کے بغیر اسلامی تہذیب و تمدن کامل نہیں۔ اللہ نے رسول کو مبعوث انسان کو ایک مضبوط لائحہ عمل دینے کے لیے کیا تاکہ لوگ اِدھر اُدھر نہ بھٹکیں

"اور ہم نے آپ کو تمام انسانوں کی طرف بشیر و نذیر بنا کر بھیجا" (السباء: 28)

(3) عقیدہ آخرت کا تصور:

اسلامی تہذیب کی تیسری بڑی خصوصیت عقیدہ آخرت ہے جو انسان کو جزا و سزا کا مکمل نظام فراہم کرتا ہے اس کے دل میں خدائے مطلق و عنان کا ڈر و خوف اور محبت اس کو سیدھے راہ پر گامزن رکھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے اگر انسان کے دل و دماغ میں "عارضی دنیا" اور عقبیٰ کا تصور ناپید ہو تو وہ اس معاشرے کے لیے ناسور بن جاتا ہے مغربی تہذیب و تمدن میں اخلاقی اقدار کی پامالی کی سب سے اہم وجہ آخرت، حساب و کتاب اور اعمال کی جزا و سزا کے تصورات کا کالعدم ہوتا ہیں۔ جو معاشرے میں انتشار کی وجہ ہے

"اور کیا ہم فرمانبرداروں کو مجرموں کے برابر کر دیں" (القلم: 35)

اس سے مراد کہ آخرت، جزا و سزا کا تصور انسان کو ایک با عمل زندگی گزارنے اور معاشرے کی تہذیب و ثقافت کا ان اصولوں پر گامزن رہنے کی ترغیب دیتا ہے

(4) سادگی اسلامی تہذیب کا طرۂ امتیاز:-

سادگی اسلامی تہذیب کا طرۂ امتیاز اور بنیادی عنصر ہے رسولؐ کی اسوۂ حسنہ سادگی کا اعلیٰ نمونہ ہے خلفائے راشدین سے لے کر صوفیاء کرام کی زندگی میں ظاہری و باطنی شان و شوکت، جھوٹی شان و شوکت مفقود نظر آتی ہے۔ اس کے برعکس مغربی تہذیب و تمدن ظاہری شان و شوکت کے کیچڑ کے دلدل میں پھنسی نظر آتی ہے۔

"سادگی ایمان کا حصہ ہے"

(سنن ابی داؤد)

(5) انسانی فرق و امتیاز کی مخالفت:

اسلام تمام خلقت میں نسلی لسانی، قومی، وطنی اختلافات کو ختم کرتا ہے۔ انسانی مساوات اسلامی تہذیب و تمدن کی سب سے بڑی خصوصیت ہے۔

مغربی تہذیب میں انسانی حقوق کا تحفظ "انسانی حقوق کے بل (1948ء)" سے شروع ہوتا ہے اور بتدریج باقی قوموں میں پھیلتا ہے جس میں "نسل کشی کی مخالفت کا بل (1966ء)" "خواتین کے حقوق کا بل اور کانفرنس (1969)" "اپنی مرضی سے شادی کرنے کا حق کی کا کنونشن" سے شروع ہوتا ہے۔ قبل از یورپ و امریکہ میں انسداد غلامی، امتیازی سلوک، ظلم و ستم، حقوق ضبط کرنا زمانہ جاہلیت جیسا تھا۔ اس کے برعکس اسلام میں انسانی حقوق

1400 سال پہلے ہی متعین ہو گئے اولاد کا حق والدین کا حق، غلامی کی ممانعت، بیٹیوں اور خواتین، عورتوں کے حقوق، وطنیت، قومیت، نسل پرستی کا خاتمہ خطبہ حجۃ الوداع میں رسول ﷺ نے روشنی ڈالی۔

"کسی عربی کو عجمی پر، کسی عجمی کو عربی پر کسی کالے کو گورے پر اور کسی گورے کو کالے پر کوئی برتری حاصل نہیں، برتری کی بنیاد صرف تقویٰ ہے"

(6) امانت و دیانت کا فروغ اسلامی تہذیب و ثقافت میں:۔

امانت و دیانت انسانی تہذیب و ثقافت میں اعلیٰ مقام رکھتی ہیں آپ ﷺ کی اسوۂ حسنہ میں صلہ امانت و دیانت کی ایسی اعلیٰ تصاویر ملتی ہیں جسکی کہیں اور مثال نہیں ملتی رسول ﷺ کے غزوات میں جو بھی مالِ غنیمت ملتا اسکو ایمانداری سے سب میں تقسیم کرتے

اسکے برعکس مغرب میں زمانہ جاہلیت جیسی رسومات موجود ہیں عصر حاضر میں مسلمان حکمران نااہلی کا شکار ہو کر امانت و دیانت کو پورا کرنے میں غافل ہیں جس سے معاشرے کا شیرازہ بکھر جاتا ہے

قرآن ایمان والوں کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے:

"اپنی امانتوں اور اپنے عہد و پیمان کا پاس رکھتے ہیں"

(المومنون)

(7) نسلی و لسانی امتیاز کا خاتمہ:

اسلام کی تہذیب نسلی و لسانی سے بالاتر ہے تمام مومنوں کو آپس میں بھائی بھائی کہا اور بھائی چارے کو فروغ دیا اسی جذبے نے ایشیا، افریقہ اور مشرق وسطیٰ کی 57 مسلم ممالک ریاستوں کو ہم آہنگ رکھا ہوا ہے۔ بیت اللہ کا حج، نماز، روزہ، زکوٰۃ جیسی عبادات تمام نسلی و لسانی امتیاز بھلا کر مومنوں کو ایک صف میں لاکھڑا کرتی ہیں

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ بندہ نواز

تمام مومن جسم وحدت کی طرح ہیں ایک مسلمان کا درد دوسرے مسلمان کا درد ہے ایک مسلمان کی خوشی کا دارومدار دوسرے مسلمان کی خوشی ہے جس کی واضح تاریخی مثال "مواخات مدینہ" ہے

"بے شک تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں"
(الحجرات)

8) مذہبی رواداری:

یہ اسلامی تہذیب کی ایسی خصوصیت ہے جو دوسروں تہذیبوں میں مفقود ہے رواداری تمام مذاہب کے ساتھ یکساں مساوات کا نظریہ پیش کرتی ہے

"اور دین میں کوئی جبر نہیں" (البقرہ: 286)

اسلام جبر سے زور لیکر دین کی تبلیغ کی مخالفت کرتا ہے اور غیر مسلموں کے حقوق اور ان کے مذاہب اور تہذیب کے احترام کا درس دیتا ہے

۹) امر بالمعروف و نہی عن المنکر:

یہ وہ خوبی ہے جو اسلام کو باقی مذہبوں سے ممتاز بناتی ہے جس کا مطلب نیکی کا فروغ اور برائی سے اجتناب ہے جس سے انسانی عزت و وقار میں اضافہ ہوتا ہے اور ایک پاکیزہ معاشرہ جنم لیتا ہے

۱۰) انسانی حقوق اسلامی تہذیب کا ایک نمایاں وصف:

اسلام میں انسانی حقوق کی تہذیب کے چارٹر میں
← میثاق مدینہ (47 2) آرٹیکلز
← فتح مکہ پر دشمنوں کیلئے اعلان معافی
← خطبہ حجۃ الوداع میں انسانیت کا درس

"غیر مسلم کی حفاظت ہم پر اہم فرض ہے" الحدیث

امام ابو حنیفہ نے فرمایا:

"یہودی، عیسائی، مجوسی کی دیت مسلمان کی دیت کے برابر ہے"

(6) ضرورت امر:

اسلامی تہذیب و تمدن کا فروغ اور مغربی تہذیب و تمدن اور مفقود روایات جو معاشرہ کی اصلاح کی حامی ہیں ان کا فروغ ہے

(7) خلاصہ بحث:

اسلامی تہذیب و تمدن زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے جو باقی تمام ثقافتوں میں ناپید ہے